بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزانہ

ربوہ

یومِ اقرار

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۳ رجب ۱۳۹۰ھ، ۶ تبوک ۱۳۴۹ھش، ۶ ستمبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۰۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صالحین اور عباد الرحمٰن کی کبھی اللہ تعالیٰ سے جنگ نہیں ہوتی

وہ رضا بالقضا کے مقام پر ہوتے ہیں اور شرح صدر کے ساتھ ہر تقدیر کو ماننے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں

"نفسِ مطمئنہ کی تاثیروں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اطمینان یافتہ لوگوں کی صحبت میں اطمینان پاتے ہیں۔ امّارہ والے میں نفسِ امّارہ کی تاثیریں ہوتی ہیں۔ اور جو شخص نفسِ مطمئنہ والے کی صحبت میں بیٹھتا ہے اس پر بھی اطمینان اور سکینت کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں اور اندر ہی اندر اسے تسلّی ملنے لگتی ہے۔ مطمئنہ والے کو پہلی نعمت یہ دی جاتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے آرام پاتا ہے جیسے فرمایا یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربّک راضیۃً مرضیۃً یعنی اے خدا تعالیٰ میں آرام یافتہ نفس اپنے رب کی طرف آ جا وہ تجھ سے راضی اور تُو اس سے راضی۔ اس میں ایک باریک نکتہ معرفت ہے جو یہ کہا کہ خدا تجھ سے راضی تُو خدا سے راضی۔ بات یہ ہے کہ جب تک انسان اس مرحلہ پر نہیں پہنچتا اور لوّامہ کی حالت میں ہوتا ہے اس وقت تک خدا تعالیٰ سے ایک قسم کی لڑائی رہتی ہے یعنی کبھی کبھی وہ نفس کی تحریک سے نافرمانی بھی کر بیٹھتا ہے لیکن جب مطمئنہ کی حالت پر پہنچتا ہے تو اس جنگ کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے صلح ہو جاتی ہے۔ اس وقت وہ خدا سے راضی ہوتا ہے اور خدا اس سے راضی ہو جاتا ہے کیونکہ وہ لڑائی بھڑائی بالکل جاتی رہتی ہے۔

یہ بات خوب یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر شخص خدا تعالیٰ سے لڑائی رکھتا ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتا ہے اور بہت ساری امانی اور امیدیں رکھتا ہے لیکن اس کی وہ دعائیں نہیں سُنی جاتیں یا خلافِ امید کوئی بات ظاہر ہوتی ہے تو دل کے اندر اللہ تعالیٰ سے ایک لڑائی شروع کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر بدظنی اور اس سے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے لیکن صالحین اور عباد الرحمٰن کی کبھی اللہ تعالیٰ سے جنگ نہیں ہوتی کیونکہ وہ رضا بالقضا کے مقام پر ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ حقیقی ایمان اس وقت تک پیدا ہو ہی نہیں سکتا جب تک انسان اس درجہ کو حاصل نہ کرے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی اس کی مرضی ہو جائے دل میں کوئی کدورت اور تنگی محسوس نہ ہو بلکہ شرح صدر کے ساتھ اس کی ہر تقدیر اور قضا کے ماننے کو تیار رہو۔ اس آیت میں راضیۃً مرضیۃً کا لفظ اسی کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ یہ رضا کا اعلیٰ مقام ہے جہاں کوئی ابتلا باقی نہیں رہتا۔ دوسرے جس قدر مقامات ہیں وہاں ابتلا کا اندیشہ رہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۹، ۲۵۰)

اخبار احمدیہ

• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے پچھلے دنوں جو اطلاع موصول ہوئی تھی اس کے مطابق حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• ربوہ ۵ ر تبوک۔ کل یہاں مسجد مبارک میں نماز جمعہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآنِ مجید کی آیات اور احادیثِ نبوی کی رُو سے اخلاقِ فاضلہ کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اِس ضمن میں آپ نے رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک، یتامیٰ و مساکین کی خبر گیری، ہمسایوں کے حقوق، اصلاح بین الناس، نیز امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے متعلق اسلامی احکام کو وضاحت سے بیان فرمایا۔

• محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ایک ماہ ڈیرہ غازی خاں میں اپنے فرزند محترم ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب بقاپوری کے پاس رہنے اور وہاں علاج کرانے کے بعد اب اپنے دوسرے فرزند مکرم مبارک احمد صاحب بقاپوری کے پاس کراچی چلی گئی ہیں ان کا پتہ ۱۳/۱۵ بی۔ ایبے سینیا لائن کراچی ہے۔ اگرچہ آپ کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن اعصابی تکلیف اور ٹانگوں میں درد کی شکایت ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کرتے رہیں۔

داخلہ جامعہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ انشاء اللہ العزیز ۱۲ ر ستمبر سے شروع ہو جائے گا۔ جو طلباء داخل ہونا چاہتے ہوں وہ ۸ بجے صبح انٹرویو کے لئے جامعہ میں حاضر ہو جائیں۔ انٹرویو سے قبل فارم داخلہ دفتر سے لے کر پُر کر کے دفتر ہی میں دے دیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

اعلانِ تعطیل

یومِ دفاع پاکستان کے سلسلہ میں ۷ ر ستمبر ۱۹۷۰ء کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی لہٰذا ۸ ر ستمبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ر تبوک ۱۳۴۹ ہش

خدمت و فدائیت کا انمول موقع

گزشتہ شمارہ میں ہم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج سے تین سال قبل کے ایک خطبۂ جمعہ کے بعض اقتباسات ہدیۂ قارئین کئے تھے جن میں حضور نے ہر احمدی کو اس کی یہ اہم ذمہ داری یاد دلائی تھی کہ وہ اپنے اندر دنیا کا رہبر اور قائد اور استاد بننے کی اہلیت پیدا کرے کیونکہ انسانیت کو تباہی سے بچانے اور اسے اسلام کی عافیت بخش آغوش میں لانے کی ذمہ داری اُس پر ڈالی گئی ہے۔ حضور نے اپنے اُس معرکۃ الآراء خطبہ میں پوری جماعت کو خبردار فرمایا تھا کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ جب دنیا کی قومیں انہیں اسلام سکھانے اور اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم پر عمل پیرا کرانے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں مبلغوں اور استادوں کا مطالبہ کریں گی۔ حضور نے فرمایا تھا کہ قبل اس کے وہ وقت آئے ہر احمدی کو اِس حد تک اسلام سیکھ لینا چاہیئے اور انوارِ قرآنی سے اِس حد تک اپنے آپ کو منور کر لینا چاہیئے کہ وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں جا کر دوسروں کو اسلام سکھا سکے اور ان کے سینہ و دل کو انوارِ قرآنی سے منور کر سکے۔ چنانچہ اِس ضمن میں حضور نے فرمایا تھا:۔

"نہ پہلوں نے دُنیا کمانے سے آپ کو روکا نہ مَیں روکتا ہوں۔ دنیا کمائیں دین کی مضبوطی کے لئے دنیا کے عیش کے لئے نہیں۔ اور دنیا کماتے ہوئے بھی اتنا دین سیکھ لیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کی آواز آپ کے کان میں پہنچے کہ اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے اور دینِ اسلام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اور اُن اقوام کو جو اسلام کی طرف جُھک رہی ہیں اور رجوع کر رہی ہیں ان کو اسلام کی تعلیم سکھانے کے لئے آدمی چاہئیں تو آپ میں سے ہر ایک اِس قابل ہو کہ انہیں اسلام سکھا سکے اور (پھر وہ) اِس بات کا عزم اپنے دل میں رکھتا ہو کہ وہ دنیا کے ہر کام کو چھوڑ دے گا اور اسلام سکھانے کے لئے جہاں ضرورت ہو گی وہاں چلا جائے گا ۔۔۔ تو یہ تڑپ ہے جو میرے دل میں ہے، یہ پریشانی جو لاحق ہے جو بعض دفعہ میری نیند کو بھی حرام کر دیتی ہے۔ مَیں ہمیشہ دعائیں کرتا رہتا ہوں آپ کے لئے بھی اور اپنے لئے بھی اور ساری دنیا کے لئے بھی اور مَیں اپنے رب سے کہتا ہوں کہ اے میرے پیارے رب! تُو نے آج تک ہمیشہ پیار کی نگاہ مجھ پر رکھی ہے آئندہ بھی ہمیشہ پیار ہی کی نگاہ رکھنا اور مجھے یہ توفیق دینا کہ جماعت کی رہبری اور قیادت کے لئے جو ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے وہ مَیں اچھی طرح نبھا سکوں تاکہ یہ تیری پیاری جماعت اور میری پیاری جماعت تیرے سامنے شرمندہ نہ ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔" (الفضل ۱۰ر اکتوبر ۱۹۶۷ء)

حضور نے جس درد اور جس تڑپ سے جماعت کو آنے والے وقت کے لئے تیاری کرنے کی تحریک فرمائی تھی اُس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ یہ وقت بہت جلد آنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفۂ برحق کی زبانِ فیض ترجمان سے جماعت کو نہایت زوردار الفاظ میں بیدار کرانے کے بعد تین سال کے اندر اندر ایسے حالات پیدا کر دکھائے کہ افریقہ کی قوموں کی طرف سے کثیر تعداد میں ڈاکٹرز اور اساتذہ بھجوانے کا مطالبہ کیا جانے لگا۔ ۱۹۶۷ء میں جب حضور نے جماعت کو آنے والے وقت کے لئے تیاری کرنے کی تحریک فرمائی تھی اُس وقت حضور کو خیال بھی نہ تھا کہ حضور تین سال بعد مغربی افریقہ کا دورہ فرمائیں گے اور یہ کہ خدا تعالیٰ اُس دورہ میں ایسی غیر معمولی برکت ڈالے گا کہ جہاں بھی حضور تشریف لے جائیں گے وہاں کے حکام اور وہاں کے عوام کثیر تعداد میں اساتذہ اور ڈاکٹرز بھجوانے اور ان کے علاقوں میں سکول اور ہسپتال کھولنے کی درخواست کریں گے۔ وہ خدا جس نے حضور ایدہ اللہ سے اپنے خاص القاء کے ماتحت ۱۹۶۷ء میں جماعت کو بیدار کرایا تھا اُس نے خود ہی ۱۹۷۰ء میں حضور سے مغربی افریقہ کا دَورہ کرایا اس میں غیر معمولی برکت ڈالی پھر حضور کے واپس آنے پر نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے قیام کا اعلان کروایا، جماعت کو اِس فنڈ میں لاکھوں روپیہ پیش کرنے کی توفیق عطا کی اور پھر حضور سے مغربی افریقہ کے مختلف ملکوں اور علاقوں میں سکول اور طبّی امداد کے مراکز قائم کرنے کے لئے تعلیم یافتہ احمدی نوجوانوں اور ڈاکٹروں کو اپنی خدمات پیش کرنے کی تحریک کرائی اور پھر اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں اور ڈاکٹروں کو یہ توفیق دی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی خدمات پیش کریں۔

ان غیر معمولی اور خارق عادت واقعات کے اِس تسلسل سے صاف عیاں ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی تقدیرِ خاص کے ماتحت رونما ہو رہا ہے۔ خدائی حکم کے ماتحت اللہ تعالیٰ کے فرشتے غلبۂ اسلام کی آسمانی سکیم کے اِس نئے مرحلہ میں بڑے زور کے ساتھ حرکت میں آ چکے ہیں اور خدائی منشاء کو پورا کرنے میں پوری سرگرمی کے ساتھ مصروفِ کار ہیں۔ اِس سے ظاہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ کی یہ تحریک جو خصوصیت کے ساتھ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس احمدی ڈاکٹروں اور بی۔ اے، بی۔ ایڈ احمدی نوجوانوں سے تعلق رکھتی ہے ہرگز کوئی معمولی تحریک نہیں ہے بلکہ یہ ایک خاص خدائی تحریک ہے جو غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کا ہی ایک نہایت اہم حصّہ ہے۔

اِس تحریک کی عظمت و اہمیت کے پیشِ نظر اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تدریس کا تجربہ رکھنے والے احمدی نوجوانوں اور اساتذہ نیز احمدی ڈاکٹروں کا یہ فرض ہے کہ وہ خدمت و فدائیت کے اِس انمول موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندہ کی آواز ان کے کان میں پڑ چکی ہے کہ اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے اور دینِ اسلام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اور اُن اقوام کو جو اسلام کی طرف رجوع کر رہی ہیں ان کو اسلام کی تعلیم سکھانے اور ان کی تعلیمی اور طبّی خدمت بجا لانے کے لئے سلسلہ کو ان کی ضرورت ہے۔ ان کا فرض ہے کہ وہ اِس عزم کے ساتھ کہ وہ دنیا کا ہر کام چھوڑ دیں گے اور خدمتِ اسلام کے لئے جہاں ان کی ضرورت ہو گی وہاں چلے جائیں گے اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفۂ برحق کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو پیش کر دیں اور اِس طرح خدمت و فدائیت کی نہایت اعلیٰ مثال قائم کر دکھائیں۔ اس میں شک نہیں حضور نے سرِدست تیس ڈاکٹروں اور ستّر اسّی اساتذہ کی ضرورت ظاہر فرمائی ہے لیکن اِس سے کہیں زیادہ تعداد میں ڈاکٹروں اور اساتذہ کو اپنی خدمات پیش کرنی چاہئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیرِ خاص کے ماتحت یہ کام اب وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے گا کیونکہ جیسا کہ حضور نے اپنے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۳۰ر جولائی ۱۹۷۰ء (مطبوعہ الفضل ۲۰ر اگست ۱۹۷۰ء) میں فرمایا ہے عیسائیت کے خلاف اسلام کی جنگ کا فیصلہ افریقہ کی سرزمین میں ہونا مقدر ہے۔

رباعی

عصیاں، حرماں نصیبی و مہجوری
عصیاں کا مآل، ذاتِ حق سے دُوری
عصیاں، دیدار دوست سے محرومی
تیرہ نگہی، بے بصری، بے نُوری

سعید احمد ایجاز

محبّتِ الٰہی

اور

اُس کے حصُول کے ذرائع

(مکرم انعام الحق صاحب کوثر۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

محبت کیا ہے؟ ایک شعلہ ہے جو کسی سینہ میں جب بھڑک اُٹھتا ہے تو پھر بجھنے کا نام نہیں لیتا۔

محبت کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی اور مجازی۔ حقیقی محبت صرف خدا تعالیٰ سے خاص ہے۔ کیونکہ حقیقی اور کامل محبت پرستش کو چاہتی ہے۔ بالفاظِ دیگر محبت کی انتہا عبادت ہے۔ اور عبادت کے لائق صرف خدا تعالےٰ ہی کی ذات ہے۔ اس کے علاوہ جو محبتیں ہیں وہ مجازی ہیں۔ اس لئے محبت کا لفظ جہاں کہیں باہم انسانوں کی نسبت استعمال ہوتا ہے اس سے مراد حقیقی محبت نہیں ہوتی بلکہ مجازی محبت مراد ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"محبت کا انتہا عبادت ہے اس لئے محبت کا لفظ حقیقی طور پر خدا سے خاص ہے۔ اور نوعِ انسان کے لئے بجائے محبت کے خدا کے کلام میں رحم اور احسان کا لفظ آیا ہے۔ کیونکہ کامل محبت پرستش کو چاہتا ہے اور کامل رحم ہمدردی کو چاہتا ہے۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۳)

محبت ایک ایسی چیز ہے جو انسان کی پیدائش کے وقت سے ہی اس میں داخل کر دی جاتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝

یعنی اے انسان تیری پیدائش سے میرا مقصود ہی یہی ہے کہ تو محبت کرے لیکن کس سے؟ اس سے جو دائمی زندگی بخشنے والا ہے۔ اس کی محبت میں غوطہ زن رہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب ہم انسان کی قوتوں کو ٹٹولتے ہیں کہ اُن میں اعلےٰ سے اعلیٰ کونسی قوت ہے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ اعلیٰ و برتر کی اس میں تلاش پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ چاہتا ہے کہ خدا کی محبت میں ایسا گداز اور محو ہو کہ اس کا اپنا کچھ بھی نہ رہے۔ سب خدا کا ہو جائے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹)

ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"انسان کی معرفت کا انتہائی نقطہ یہی ہے کہ یہ سب چیزیں اس کے ہاتھ سے نکلی ہیں اور اور خدا اور روحوں میں رشتہ محبت کا بھی اسی وجہ سے ہے کہ یہ سب چیزیں اس کے ہاتھ سے نکلی ہوئی ہیں اور اس نے ان کی فطرت میں اپنی محبت کا نمک چھڑکا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو عشقِ الٰہی محال تھا کیونکہ جانبین میں کوئی تعلق نہ تھا۔ بچہ ماں سے اسی وجہ سے محبت کرتا ہے کہ اس کے پیٹ سے نکلا ہے اور ماں بھی اسی وجہ سے اس سے محبت کرتی ہے کہ وہ اس کے جگر کا ٹکڑا ہے پس چونکہ ہر ایک روح خدا کے ہاتھ سے نکلی ہے اسلئے اس محبوبِ حقیقی کی طلب میں ہے۔"

(حقیقۃ الوحی اشتہار برائے آریہ صاحبان)

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

یعنی انسان ہی ہے جو اس خالقِ حقیقی کی محبت میں باریک سے باریک ٹیس سے لذت اٹھا سکتا ہے۔ ورنہ اگر صرف اطاعت مقصود ہوتی تو فرشتے موجود تھے۔ اور یہی وہ امانت تھی جس کے متحمل ہونے سے زمین و آسمان عاجز رہے لیکن انسان نے اسے اُٹھا لیا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝

(احزاب رکوع ۹)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالےٰ سے کیوں محبت کرے؟۔ سو جاننا چاہیئے کہ محبت کی تین وجوہ ہوتی ہیں۔

اوّل حُسن۔ دوم احسان۔ سوم حسنِ انجام۔

حُسن یہ کہ اس کی صورت پسند آگئی یا کوئی ایسی خصوصیت اس میں پائی کہ آنکھوں سے اُسے دیکھا اور دل نے اُسے اپنے اندر جگہ دیدی۔

احسان۔ جب دل نے اُسے جگہ دے دی تو اس کے اچھے اخلاق اور عمدہ برتاؤ کی وجہ سے دل اس کی طرف اور مائل ہو گیا۔ لیکن ابھی حُسن انجام کی کچھ خبر نہیں۔ چنانچہ انسان حُسن اور احسان کو پانے کے بعد حسنِ انجام یا وفاداری کی فکر کرتا ہے۔ پھر جب وہ اس کو وفادار اور انجام کو بہتر پاتا ہے تو محبت کرتا ہے ورنہ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا یہ تینوں چیزیں خدا تعالیٰ میں پائی جاتی ہیں؟۔ یقیناً پائی جاتی ہیں بلکہ سب سے بڑھ کر کیونکہ وہ سب حسینوں سے بڑھ کر حسین ہے۔ بالفاظِ دیگر اس کائنات کا حسن اس کے نہایت حسین ہونے کی غمازی کر رہا ہے۔ یہ آفتاب کی روشنی اور چاند کا نور اس کے حسن کی خبر دے رہا ہے۔ فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ۔

اس کا حُسن کو پسند کرنا اس کے حسین ہونے کی دلیل ہے ورنہ کائنات میں وہ ہرگز اتنا حسن نہ رکھتا۔

الغرض حُسن باری تعالےٰ اُس کی وحدانیت، اس کی عظمت اور بزرگی و صفات ہیں۔

جہاں تک اس کے احسان کا تعلق ہے وہ مبدء ہے تمام فیوض کا اور سرچشمہ ہے تمام ظہورات کا۔ اور خالق ہے ہر ایک وجود کا۔ اور مستجمع ہے تمام صفاتِ کاملہ کا۔

تمام قرآن مجید خدا تعالیٰ کی اعلیٰ کامل صفات سے بھرا پڑا ہے۔ چنانچہ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یعنی وہ خدا جو واحد لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں۔ اس لئے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں سے بوجہ صفاتِ کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی صفات فرض کریں تو وہ سب سے اعلیٰ جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں ہو سکتا وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۹)

دوسری چیز جو احسان تھی اس کو سورۂ فاتحہ میں رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کے الفاظ میں بھی بیان فرمایا ہے۔

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ میں اس نے اپنے احسان پر اس طرح اطلاع دی کہ بتلایا کہ ہمارا فیض تمام عالم پر ہے اور ہم ہر شئے کی ربوبیت کر رہے ہیں۔ الرحمٰن اور الرحیم میں اپنے احسانوں کا ذکر یہ بتلاتے ہوئے کیا کہ اُس نے تمہاری پیدائش سے پہلے ہی ضروریات کا سامان مہیا کر دیا۔ اور پھر آئندہ اعمال کے مطابق جزا بھی دے گا۔ اسی لئے فرمایا:۔

اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔

حُسنِ انجام کا الرحیم اور مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ میں ہی اشارہ فرما دیا کہ وہ خدا تعالےٰ تمہارے اس محبت کے سلوک (پرستش) کی وجہ سے بروزِ قیامت بہترین جزا دے گا۔ گویا کہ یہاں محبت کرنے والے کو خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالےٰ تمہیں اجر دے گا۔

نیز یہ کہ وفاداری بھی اکمل طور پر

پائی جاتی ہے۔ کیونکہ ہر مشکل کے وقت خدا تعالیٰ اپنے پیاروں کے کام آتا رہا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں ؎

دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ سب دشمن ہوئے
پر نہ چھوڑا ساتھ تُو نے اے مرے حاجت برار

اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۳ء میں فرمایا تھا:-

"جس خدا نے مجھے چالیس برس میں نہیں چھوڑا کیا اب وہ مجھے چھوڑ دے گا۔ میرا خدا تمہاری مدد کو دوڑا چلا آرہا ہے!"

پھر جماعت نے دیکھا کہ ہمارا خدا کس طرح ہماری مدد کو دوڑا چلا آیا۔

پس ان تینوں صفات (حُسن و جمال، احسان اور حُسنِ انجام) کے اکمل طور پر موجود ہونے کی وجہ سے ایک انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس سے محبت کرے۔ اور کیسا ہی خوش قسمت انسان ہے وہ جو اُس محبوب حقیقی سے محبت کرتا ہے کہ جو دائمی ہے اور بدلہ میں محبت بھی کرتا ہے اور پھر کُل حسنات سے موصوف بھی ہے۔

اس لئے بھی اُس محبوب حقیقی سے محبت کرنا ضروری ہے کہ انسان اُس کے بغیر حقیقی مسرت اور دلی اطمینان سے محروم ہو جاتا ہے۔ فرمایا:-

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"انسان کو جو کچھ اندرونی اور بیرونی اعضاء دیئے گئے ہیں یا جو کچھ قویٰ عنایت ہوئے ہیں اصل مقصود ان سے خدا کی معرفت اور خدا کی پرستش ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت ہے۔ اسی وجہ سے انسان دنیا میں ہزاروں شغلوں کو اختیار کر کے پھر بھی بجز خدا کے اپنی سچی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا۔ بڑا دولت مند ہو کر، بڑا عہدہ پا کر، بڑا تاجر بن کر، بڑی بادشاہی تک پہنچ کر، بڑا فلاسفر کہلا کر، آخر ان دنیوی گرفتاریوں سے بڑی حسرتوں کے ساتھ چلا جاتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۹)

نیز انسان گناہوں کی تاریکی سے نہیں نکل سکتا جب تک وہ اس ہادی کا ہاتھ نہ پکڑے جو نور کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ فرمایا:-

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ اِلَی النُّوْرِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں:-

"کیا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جس کو یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اسے دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے ملے۔

اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھُلیں۔"

یہ بات تو کسی حد تک واضح ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنی چاہیئے لیکن اب سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ بھی انسان سے محبت کرنے لگ جاتا ہے یا نہیں؟ سو جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ صرف اُس انسان سے محبت کرتا ہے جو اس کے عشق میں کھو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کا اپنا کچھ باقی نہیں رہتا۔ یعنی اُس انسان سے جو محبتِ الٰہی کی آگ میں کچھ اس طرح داخل ہو جاتا ہے کہ وہ خود بھی آگ بن جاتا ہے جس طرح لوہے کو آگ میں ڈالا جائے تو وہ خود سُرخ ہو کر آگ کی تاثیر اپنے اندر پیدا کر لیتا ہے۔ ایسی صورت میں خدا تعالیٰ اس انسان سے انتہائی محبت کرتا ہے اور پھر وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی اور یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ کہہ کر اللہ تعالیٰ اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں:-

"میں کس طرح بتلاؤں کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ محبت کرنے والا ہے۔"

نیز فرماتے ہیں

"جو شخص صاف دل سے اور کامل محبت سے اس کی طرف آئے گا بے شک وہ اس کو اپنے خاص بندوں میں داخل کرے گا۔ انسان قرب کے مدارج میں کہاں تک پہنچ سکتا ہے اس کا کچھ انتہا بھی ہے؟ ہرگز نہیں۔ اے مُردوں کے پرستارو! زندہ خدا موجود ہے۔ اگر اس کو ڈھونڈو گے تو پاؤ گے اور صدق کے پیروں کے ساتھ چلو گے تو ضرور پہنچو گے۔"

(اتمام الحجۃ صفحہ ۳۱)

(باقی)

مساجد کی برکات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

(۱) "تبلیغ اور تربیت کے لئے ہر جگہ مسجد کا ہونا ضروری ہے۔"

(۲) "مسجد ایک ایسی عمارت ہے کہ جس کی مثال دُنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ مسجد علامت ہے انسانی اخوت کی، مسجد علامت ہے انسانی ہمدردی کی، مسجد علامت ہے انسانی مساوات کی۔ اس لحاظ سے مسجد کے مقابلہ میں کوئی اور عمارت دُنیا میں پیش نہیں کی جا سکتی۔"

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کو اکنافِ عالم میں مساجد کی تعمیر کے مواقع میسر آرہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

پس ہماری جماعت کے ہر فرد مرد عورت اور بچہ کو چاہیئے کہ ممالکِ بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ سے اس کے خاص انعامات کے وارث بنیں۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

محترمہ استانی آمنہ بیگم صاحبہ معرفت ڈاکٹر لئیق احمد صاحب فضل عمر ہوسٹل ٹی۔ آئی کالج ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ چراغ بی بی صاحبہ (عرف ہاجرہ) اہلیہ مولوی خیر الدین صاحب مرحوم وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کے نام دس مرلہ کا پلاٹ ربوہ ہے۔ میرے علاوہ میری حقیقی ہمشیرہ مسماۃ صادقہ ثریا بیگم بھی مرحومہ کی وارث ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ مذکورہ پلاٹ ہم دونوں بہنوں کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

انصار اللہ کے مرکزی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ دوست شریک ہوں۔ (قائد عمومی)

بائیبل کے متعلق امریکی عوام کے خیالات کا ایک جائزہ

سید علی احمد صاحب طارق ابن مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ

امریکہ کے کثیر الاشاعت اور مشہور مذہبی ماہنامہ "کیتھولک ڈائجسٹ" نے عیسائی مذہب کے بارے میں امریکی عوام کی رائے عامہ کا ایک سوالنامے کی صورت میں سروے کیا۔ اس جائزے کی رپورٹ جو انہوں نے شائع کی اس میں کچھ حقائق ہیں کچھ خوش فہمیاں اور کچھ طفل تسلیاں یہ سروے پہلی بار ۱۹۵۲ء میں کیا گیا تھا اور دلچسپ بات یہ ہے کہ انہی سوالوں کو دوبارہ ۱۹۶۶ء میں پوچھا گیا۔ اور "کیتھولک ڈائجسٹ" نے اس رپورٹ کو اکتوبر ۱۹۶۸ء کے شمارہ میں شائع کیا اس رپورٹ کا ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔ یہ جائزہ امریکی عوام کا مذہبی نکتہ نگاہ سمجھنے میں ممد و معاون ثابت ہوگا اس جائزے سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تائید ہوتی ہے کہ مغربی ممالک میں عیسائیت انحطاط پذیر ہے۔ رپورٹ کا ترجمہ یہ ہے:۔

"بائیبل امریکہ میں ہمیشہ ہی بہت کثرت سے فروخت ہوتی رہی ہے اور سال بہ سال بائیبل کی تقسیم و اشاعت میں کسی قدر اضافہ ہو رہا ہے۔ گذشتہ ایام میں بائیبل کو نہ صرف خاندانی طور پر سب سے زیادہ پڑھا جاتا تھا بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کی حیثیت امریکی عوام میں واحد گھریلو کتاب کی سی تھی لیکن آجکل امریکی عوام کے خیالات بائیبل کے متعلق کیا ہیں؟ کیا وہ آج بھی بائیبل کو وہی درجہ اور مقام عطا کرتے ہیں جو درجہ اور مقام ان کے آباؤ اجداد کی نگاہ میں تھا یہ تو ٹھیک ہے کہ بائیبل آج بھی بہت فروخت ہوتی ہے لیکن کیا آج بھی بائیبل پہلے کی طرح بہت زیادہ پڑھی جاتی ہے؟

ان سوالات کے جوابات "کیتھولک ڈائجسٹ" نے مذہبی جائزے کی صورت میں تلاش کئے ہیں چونکہ یہ سوالات صرف اٹھارہ سال یا اس سے زائد عمر کے افراد سے کئے گئے تھے۔ اسلئے یہ جوابات ان لوگوں کی رائے کے غماز ہیں۔ جن کی تعلیم مکمل ہو چکی ہے۔

پہلا سوال جو پوچھا گیا وہ یہ تھا کہ کیا بائیبل واقعی خدا تعالیٰ کے الہامی الفاظ پر مبنی ہے؟ یا آپ کے نزدیک اس کی حقیقت محض ایک عظیم ادبی تخلیق کی سی ہے؟ اس سوال کا جواب ۱۹۵۲ء میں ۸۳ فیصد بالغ امریکیوں نے یہ دیا کہ ان کا ایمان ہے کہ بائیبل خدا تعالیٰ کے الہامی الفاظ پر مبنی ہے اور ۱۰ فیصد کے نزدیک اس کی حیثیت محض ایک ادبی کتاب کی تھی۔ جبکہ ۷ فیصد کچھ بھی نہیں جانتے تھے یا انہوں نے مختلف جوابات دئے۔

جب یہی سوال ۱۹۶۶ء میں امریکی عوام سے دوبارہ کیا گیا تو ۷۹ فیصد نے کہا کہ بائیبل خدا کی الہامی کتاب ہے اور ۱۳ فی صد نے اسے محض ایک عظیم ادبی تخلیق قرار دیا جب کہ ۵ فی صد کے جوابات مختلف تھے اور ۳ فی صد بائیبل کے متعلق کچھ بھی علم نہ رکھتے تھے گو یہ تبدیلی بہت معمولی ہے اور اسے ایک خوشکن تبدیلی نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن اس تبدیلی کو معنی خیز ضرور قرار دیا جا سکتا ہے۔

۱۹۵۲ء میں تین فیصد کیتھولک نے بائیبل کو خدا کی الہامی کتاب کا درجہ دیا تھا۔ لیکن اب ۱۹۶۶ء میں صرف ۲ فیصد نے بائیبل کو یہ مقام دینا مناسب سمجھا۔ جبکہ ۱۹۵۲ء میں ۴ فیصد یہودیوں کا بھی یہی جواب تھا کہ بائیبل خدا کی الہامی کتاب ہے۔ لیکن اب ۱۹۶۶ء میں صرف ۱ فیصد یہودی بائیبل کو خدا کی الہامی کتاب سمجھتے ہیں۔ تاہم پراٹسٹنٹ کے جوابات کی عمومی اوسط دونوں سالوں میں ایک رہی یعنی ۱۹۵۲ء میں جو جواب ۸۵ فیصد پراٹسٹنٹ نے دیا تھا ۱۹۶۶ء میں بھی وہی جواب ۸۵ فیصد ہی پراٹسٹنٹ نے دیا۔ پس کیتھولک اور یہودیوں کا مطمح نگاہ یہ ہے کہ بائیبل کی وقعت عیسائیوں کی نظر میں اب وہ نہیں رہی جو پہلے ہوا کرتی تھی۔ البتہ پراٹسٹنٹ کی آراء میں عام طور پر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

اسی طرح جب عورتوں اور مردوں کی آراء کا مقابلہ کیا گیا تو یہ حقیقت ظاہر ہوئی کہ بائیبل کی طرف توجہ اور دلچسپی کا انحطاط یہاں بھی ہے۔ ۱۹۵۲ء میں ۸۱ فیصد مردوں نے جو جواب دیا تھا ۱۹۶۶ء میں اس کی شرح ۷۵ فی صد ہو گئی۔ ۱۹۵۲ء میں ۸۷ فی صد عورتوں نے جو جواب دیا تھا ۱۹۶۶ء میں اس کی شرح بھی گرا کر ۸۴ فیصد ہو گئی۔

عمروں کا تناسب بھی اہمیت کا حامل ہے۔ ۱۹۶۶ء میں پینسٹھ سال یا اس سے زائد عمر کے ۸۵ فیصد لوگوں کے نزدیک بائیبل خدا کا کلام تھا۔ جب کہ ۱۹۵۲ء میں یہ شرح ۸۸ فیصد تھی۔ لیکن ۱۹۵۲ء میں اٹھارہ سال سے چوبیس سال تک کی عمر کے ۸۳ فی صد افراد نے بائیبل کو خدا کے کلام کا درجہ دیا جبکہ ۱۹۶۶ء میں یہ تناسب گر کر صرف ۶۹ فی صد رہ گیا۔

دوسری ویٹیکان کونسل کے بار بار تاکید کرنے کے باوجود کہ بائیبل کا مطالعہ کثرت سے کیا جائے یہ زوال و انحطاط اس حد تک واقع ہو چکا ہے۔ بائیبل کی طرف سے روگردانی جس طبقہ کی طرف سے سب سے زیادہ محسوس کی گئی اس کا تعلق تمام مسیحی فرقوں کے کالج گریجوایٹ طلباء سے ہے۔ ۱۹۵۲ء میں ۶۸ فیصد کالج گریجویٹ نے خواہ ان کا تعلق کسی بھی مسیحی فرقہ سے ہو یہ جواب دیا تھا کہ بائیبل خدا کا کلام ہے ۱۹۶۶ء میں یہ تعداد اور گر گئی اور نصف سے کچھ زیادہ یعنی صرف ۵۵ فیصد نے یہی جواب دیا۔ لیکن وہ طلباء جو آٹھویں درجہ یا اس سے کم میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے اعداد و شمار میں اضافہ ہوا ہے۔ یعنی ۱۹۵۲ء میں یہ تعداد ۶۰ فی صد تھی تو ۱۹۶۶ء میں بڑھ کر ۸۰ فیصد ہو گئی۔

(باقی)

دعائے نعم البدل

میرے عزیز قاضی بشیر احمد صاحب شیخوپورہ کا فرزند کلیم احمد بعمر دو سال ۲۴ ظہور (اگست) ۱۹۷۰ء بوقت ۶ بجے شام بقضاء الٰہی وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ لواحقین خصوصاً والدین کو صبر جمیل عطا فرمادے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

چوہدری عبدالعزیز کھوکھر — ربوہ

تصحیح

مکرم کرنل عزیز احمد صاحب کھاریاں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں مبلغ -/۵۰۰۰ روپے وعدہ کے ساتھ ہی ادا کر دئے ہیں۔ سہو کتابت سے ان کی طرف سے مبلغ -/۱۰۰ روپے کی ادائیگی شائع ہوئی ہے جو درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ مکرم کرنل صاحب کے اخلاص میں برکت دے۔

سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے اطفال ابھی سے تیاری شروع کر دیں (سیکرٹری عمومی)

نتائج فضل عمر درس القرآن کلاس

امتحان منعقدہ ماہِ ظہور ۱۳۴۹ھش

امسال فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے مقررہ امتحان میں کل ۲۲۴ طلباء شامل ہوئے جن میں سے ۱۴۸ کامیاب ہوئے۔ اس امتحان کے لئے دو معیار تھے۔ **معیار اوّل** میں طلباء جامعہ احمدیہ، معلمین وقف جدید اور بی اے سے اوپر تعلیم والے طالب علم شامل کئے گئے اور بی اے سے کم تعلیم والے طلباء معیار دوم میں شامل کئے گئے۔ **معیار اوّل** میں ۳۲ طالب علم شریک ہوئے جن میں سے ۲۳ کامیاب ہوئے اور معیار دوم میں ۱۹۲ طلباء نے حصہ لیا جن میں سے ۱۲۵ کامیاب ہوئے۔

اسی طرح امسال اس کلاس میں ۲۸۷ طالبات نے امتحان دیا ۶۹ معیار اول ۲۱۸ معیار دوم میں جن میں سے علی الترتیب ۶۸ اور ۲۰۰ طالبات کامیاب ہوئیں۔

نوٹ:۔ فضل عمر درس القرآن کلاس کے مفصل کوائف علیحدہ الفضل میں شائع ہوں گے انشاء اللہ۔ طلبہ و طالبات کا پرچہ امتحان ایک تھا جو نظارت کی طرف سے مرتب کیا گیا تھا۔ طالبات کے زیادہ بہتر نتیجہ سے ہم سب کو خوشی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے لئے مبارک کرے۔ آمین

حضرت سیدہ ام امتہ المتین صاحبہ مدظلہا نے اس موقعہ پر طالبات کے انتظام اور ان کی تربیت میں بہت محنت کی ہے رات دن مصروف رہی ہیں۔ ان اور ان کی ساتھی معلمات نیز جملہ مدرسین اور منتظمین کا نظارت کی طرف سے شکریہ پیش ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

طلباء و طالبات کا تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری
ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

طلباء معیار اوّل۔ کل تعداد ۳۲۔ پاس ۲۳

نمبر شمار	نام طالب علم	مقام	نمبر حاصل کردہ	نمبر شمار	نام طالب علم	مقام	نمبر حاصل کردہ
۱	بشیر احمد صاحب قادیانی	ربوہ	۱۶۷/۲۰۰	۱۳	مبارک احمد صاحب طاہر	ربوہ	۸۵
۲	نثار احمد صاحب خان	لاہور	۱۶۷	۱۴	امداد الرحمٰن صاحب صدیقی	"	۱۰۱
۳	سعید احمد صاحب غازی	ربوہ	۱۴۱	۱۵	سید خلیل احمد صاحب پرویز	"	۷۰
۴	مسیح الدین صاحب شاہد	"	۱۳۸	۱۶	شہزاد احمد صاحب	نوشہرہ	۱۰۴
۵	نذیر احمد خان صاحب	"	۹۰	۱۷	ظفر احمد صاحب	جھنگ صدر	۸۰
۶	مبارک احمد صاحب عادل	"	۶۸	۱۸	عزیز الرحمٰن صاحب	گوجرانوالہ	۷۳
۷	ملک محمد شریف صاحب	"	۱۰۳	۱۹	عبد المجید صاحب بھٹی	چک ہوڑ	۱۱۴
۸	غلام رسول صاحب باجوہ	"	۸۲	۲۰	عبد المنان صاحب	چک سکندر	۸۱
۹	محمد اسلم خان صاحب	"	۷۷	۲۱	محمد احمد صاحب طالد	رحیم یار خان	۷۰
۱۰	سلطان احمد صاحب	"	۷۶	۲۲	علی اصغر صاحب	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۹۸
۱۱	محمد امین صاحب خالد	"	۱۱۵	۲۳	مجید احمد صاحب مبارک	ربوہ	۱۳۶
۱۲	محبوب احمد شاہ صاحب	"	۹۵				

طلباء معیار دوم۔ کل تعداد ۱۹۲ پاس ۱۲۵

نمبر شمار	نام طالب علم	مقام	نمبر حاصل کردہ	نمبر شمار	نام طالب علم	مقام	نمبر حاصل کردہ
۱	محمد منیر صاحب	شاہدرہ	۱۶۸/۲۰۰	۹	لطیف احمد صاحب طاہر	ربوہ	۹۹
۲	چوہدری محمد صادق صاحب	ربوہ	۱۷۲	۱۰	حنیف احمد صاحب محمود	"	۸۸
۳	لئیق احمد صاحب عابد	"	۱۶۷	۱۱	مجید احمد صاحب بشیر	"	۱۳۳
۴	سید قمر سلیمان احمد صاحب	"	۱۶۶	۱۲	عبد الرشید صاحب انور	"	۷۵
۵	ناصر مسعود احمد صاحب	"	۸۹	۱۳	رانا عبد المنان صاحب	"	۷۹
۶	محمد رشید صاحب جرمنی	"	۹۸	۱۴	رفیق الرحمٰن صاحب	"	۶۹
۷	قریشی سلطان احمد صاحب مجاہد		۱۱۴	۱۵	عبد العزیز صاحب تجمر	"	۷۶
۸	نعیم احمد صاحب		۸۹	۱۶	سردار رفیق احمد صاحب	"	۱۱۹
۱۷	نصیر احمد صاحب باجوہ	ربوہ	۱۰۲	۶۸	محمد جلیل صاحب	لاہور	
۱۸	فضل احمد صاحب طاہر	"	۸۳	۶۹	مبارک احمد صاحب طاہر	"	۱۰۷
۱۹	رشید احمد صاحب	"	۷۲	۷۰	عبد الخالق صاحب	شیخوپورہ	۱۰۳
۲۰	سلیم صادق صاحب	"	۱۵۶	۷۱	خواجہ رفیق احمد صاحب	لاہور	۸۴
۲۱	محمد داؤد صاحب منیر	"	۱۲۰	۷۲	منیر احمد خان صاحب	"	۱۱۲
۲۲	عطاء اللہ خان صاحب	"	۹۷	۷۳	انیس احمد صاحب	"	۱۲۲
۲۳	احسان اللہ صاحب قمر	"	۸۹	۷۴	ماسٹر یعقوب علی صاحب	گھنوکے جدید	۷۶
۲۴	سید عبد السلام صاحب باسط	"	۷۶	۷۵	ذوالفقار احمد صاحب	کوٹلی لوہاراں	۱۰۲
۲۵	لئیق احمد صاحب خورشید	"	۱۳۲	۷۶	مظفر احمد صاحب	گوجرانوالہ	۷
۲۶	محمد شجاعت علی صاحب	"	۱۲۴	۷۷	نثار احمد صاحب	کوٹ نورا	۶۵
۲۷	شفیق احمد صاحب	"	۷۹	۷۸	حفیظ اللہ خان صاحب	تونسہ	۱۱۱
۲۸	رفیق الدین صاحب	"	۹۳	۷۹	محمد امتیاز صاحب	ہنوں	۱۱۲
۲۹	مبشر احمد صاحب خالد	"	۸۱	۸۰	محمد اقبال شاہ صاحب	پھگلہ	۱۰۰
۳۰	ملک امجد حسین صاحب	"	۱۵۵	۸۱	غلام مصطفیٰ صاحب	خلیل آباد	۷۰
۳۱	نیک محمد صاحب	"	۹۲	۸۲	ملک محمد حسین صاحب	چک ۳۸ سرگودھا	۱۴۲
۳۲	مبارک احمد صاحب	"	۶۸	۸۳	فاضل محمد صاحب	کوثر خوشاب	۷۷
۳۳	سید عبد المومن صاحب	"	۹۳	۸۴	اکبر علی صاحب	کنگ چین والا	۹۶
۳۴	ملک گلزار احمد صاحب	"	۹۰	۸۵	سعید اللہ صاحب	راشد سمایلہ	۱۰۲
۳۵	مرزا طیب احمد صاحب	"	۸۳	۸۶	مبارک احمد صاحب	عاجز شاہ والی	۹۶
۳۶	محمد انور صاحب	سلطان جھنگ صدر	۱۳۸	۸۷	جلال الدین صاحب	دوراہے	
۳۷	مسعود احمد صاحب	"	۱۰۵	۸۸	کرم دین صاحب	کراچی	۷۸
۳۸	رانا چراغ الدین صاحب	ڈاور	۱۰۹	۸۹	محمد انور صاحب	"	۱۰۶
۳۹	مہر محمد حیات صاحب	"	۹۳	۹۰	مبشر احمد صاحب ناصر	"	۱۳۹
۴۰	حبیب اللہ صاحب طارق	ربوہ	۹۳	۹۱	مسعود احمد صاحب بھٹی	"	۱۵۳
۴۱	حافظ رفیق احمد صاحب	"	۸۹	۹۲	عبد المتین صاحب	"	۷۹
۴۲	آغا عبد الکریم صاحب عابد	گوجرہ	۱۱۰	۹۳	منور احمد صاحب	چک ۲۱۹ لائلپور	۸۳
۴۳	شیخ ہبت الرحمٰن صاحب	چک ۶۹ لائلپور	۱۰۱	۹۴	محمد اسلم صاحب	چک جھمرہ	۱۰۳
۴۴	محمد ذوالفقار صاحب	چک ۵۰	۹۸	۹۵	کبیر الدین صاحب ثاقب	چنیوٹ	۱۱۱
۴۵	شوکت علی صاحب	شیخوپورہ	۸۲	۹۶	محمد ایوب صاحب	شیخوپورہ	۹۳
۴۶	مقصود احمد صاحب	"	۹۳	۹۷	منیر احمد صاحب زاہد	"	۸۴
۴۷	عبد الوحید صاحب محسن	"	۹۵	۹۸	طیب احمد صاحب گل	ساہیوال	۱۰۱
۴۸	خواجہ عبد الباسط صاحب	طالب گوجرہ	۱۰۹	۹۹	محمد منیر احمد صاحب	"	۹۷
۴۹	مبشر احمد شاہ صاحب	بہاولپور	۹۵	۱۰۰	عبد الحمید صاحب	ملتان	۷۴
۵۰	رحیم بخش صاحب	شہر سلطان	۱۱۷	۱۰۱	مرزا مبشر احمد صاحب	چک ۳۳ سرگودھا	۱۳۲
۵۱	محمود احمد صاحب	بھکر	۱۰۰	۱۰۲	سلطان احمد خان صاحب	مظہر لائلپور	۶۸
۵۲	امام بخش صاحب	تونسہ	۶۶	۱۰۳	سید جلید احمد صاحب	لاہور چھاؤنی	۱۱۶
۵۳	خواجہ محمد انور صاحب	جڑانوالہ	۷۲	۱۰۴	سید حسین احمد صاحب	"	۱۵۲
۵۴	خواجہ محمود احمد صاحب	"	۸۵	۱۰۵	شفیق احمد صاحب	لاہور	۷۹
۵۵	قاضی شاہد احمد صاحب	چک ۱۳ شاہیوال	۸۸	۱۰۶	محمد یونس صاحب	فریدٹاؤن	۷۴
۵۶	ملک عبد العظیم صاحب	فریدٹاؤن	۸۹	۱۰۷	عبد الوہاب صاحب بٹ	ربوہ	۷۷
۵۷	مسعود احمد صاحب	"	۱۰۰	۱۰۸	غلام محمود صاحب	کھجور والی	۱۳۵
۵۸	مرزا مبشر احمد صاحب	حیدرآباد	۹۰	۱۰۹	سفیر احمد خان صاحب	کراچی	۶۸
۵۹	ملک منور احمد صاحب طاہر	کنری پاک	۹۰	۱۱۰	حبیب احمد صاحب	پکا لنسوآنہ	۹۳
۶۰	مرزا منور احمد صاحب رضا	حیدرآباد	۱۲۸	۱۱۱	داؤد احمد صاحب	چک ۱۱-ل ساہیوال	۶۹
۶۱	عبد الفتاح صاحب	مورو	۹۰	۱۱۲	اعجاز احمد صاحب باجوہ	"	۸۶
۶۲	محمد عباس صاحب جاوید	قمر آباد	۷۲	۱۱۳	احمد خان صاحب	چک ۳۳ سرگودھا	۸۵
۶۳	محمد افضل صاحب رضا	حیدرآباد	۱۳۱	۱۱۴	جاوید اقبال صاحب	لاہور	۹۶
۶۴	عبد القیوم صاحب	نواب شاہ	۸۷	۱۱۵	محمد شفیق صاحب	"	۱۰۱
۶۵	منور احمد صاحب	شکارپور	۷۰	۱۱۶	کریم احمد صاحب	جھنگ شہر	۹۸
۶۶	مرزا محمد داؤد صاحب	لاہور	۱۶۱	۱۱۷	منظور احمد صاحب اختر	"	۸۵
۶۷	منظور احمد صاحب	"	۹۳	۱۱۸	سعید احمد صاحب	لاہور	۹۶

احمدی طالبات میں تعمیر مساجد کا ذوق و شوق

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ :-

"خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) کیلئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے"

چنانچہ ربوہ کی ایک طالبہ نے میٹرک کا وظیفہ ملنے پر تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے مبلغ ۹۰/- روپیہ سارے کا سارا تحریک جدید کو ادا کیا ہے۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ اس قسم کی متعدد قربانیاں ظاہر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئی پود میں تعمیر مساجد کا کتنا شوق ہے

اللہ تعالیٰ عزیزہ کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور اسے اور اسکے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

ہمارے دیگر طلباء و طالبات کو بھی چاہیئے کہ اپنے ہر خوشی کے موقع پر تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں اور اپنے پیارے خدا کی خوشنودی کو حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے ایک عزیز خواجہ منور احمد طاہر کو گرنے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں۔ جن کی وجہ سے انہیں بہت تکلیف ہے۔ نیز خاکسار بھی چار یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (مرزا نعیم احمد بسمل ربوہ)

۲۔ میرے والد ماجد صاحب اکثر بیمار رہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ بہت کمزور ہو چکے ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (خواجہ منور احمد کوٹ مومن ضلع سرگودھا)

۳۔ میرے والد محترم حکیم صوفی دین محمد صاحب احمدیہ دار الشفاء گوجرانوالہ کو بفضلہ تعالیٰ شوگر کے تو آرام ہے مگر کمزوری ابھی تک ہے نیز میرے برادر اصغر مبارک احمد مختلف عوارض سے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت دونوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ منور احمد احمدیہ دار الشفاء گوجرانوالہ

۴۔ محترم رام الفضل صاحب صدر لجنہ اماء اللہ نوشہرہ کلاں بیماری سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ (شیخ عبد العظیم خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ کلاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

۵۔ محترمہ مسز رؤف احمد خان صاحب ۱۲/۱۲ برکاش بلڈنگ لاہور چھاؤنی کی والدہ صاحبہ کو ذیابیطس بلڈ پریشر اور لقوہ ہو گیا ہے علاج جاری ہے قارئین کرام ان کی مکمل صحت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرماویں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

مرکزی سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ انصار اللہ بھی انعقاد پذیر ہوتی ہے۔ اس شوریٰ میں مجلس انصار اللہ کی ترقی کے بارہ میں مفید تجاویز پر غور کیا جاتا ہے شوریٰ کے لئے ایجنڈا سالانہ اجتماع سے کم از کم ایک ماہ پہلے تیار کر کے غور کے لئے مجالس کو بھجوا دیا جاتا ہے مجلس کی ترقی کے لئے راہیں سوچنا ہر مجلس کے لئے ضروری ہے۔ اسلئے آپ سے درخواست ہے کہ مجلس کی بہتری کے لئے تجاویز سوچیں اور ان کو اپنی مجلس عاملہ کی منظوری سے معین الفاظ میں خوشخط لکھکر مجلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ مرکز میں تجاویز بھجوانے کے لئے آخری تاریخ ۲۰ نبوت مقرر رکھی گئی ہے۔ مجالس کوشش کریں کہ اس سے پہلے پہلے اپنی تجاویز مرکز میں حسب قواعد بھجوا دیں۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

۱۱۹۔ مقصود احمد صاحب نانو ڈوگر ۱۰۶

۱۲۰۔ طاہر احمد صاحب ربوہ ۸۴

۱۲۱۔ نعیم احمد صاحب ضیاء جڑانوالہ ۱۰۷

۱۲۲۔ بشیر احمد صاحب صدیقی پیٹ لائلپور ۱۰۶

۱۲۳۔ خواجہ عبد الحق صاحب نعمان ربوہ ۸۸

۱۲۴۔ ملک حبیب اللہ صاحب طارق گجرات ۹۷

۱۲۵۔ محمد ظفر اللہ صاحب ربوہ ۱۱۹

(باقی)

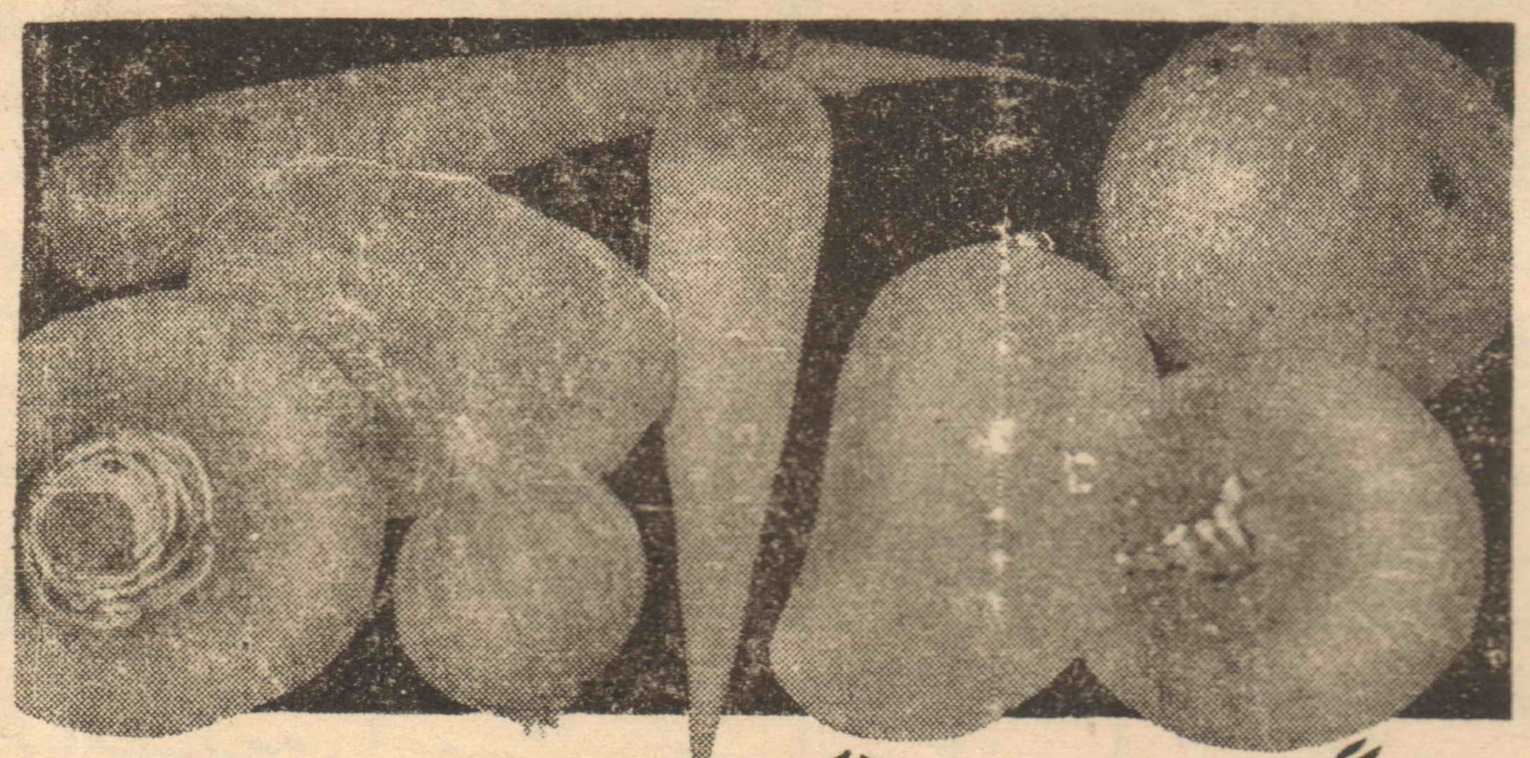

ایگرو فاس معدنی کھاد
پودوں کی بہترین غذا
ملک کو غذائی خود کفالت کی منزل تک پہنچانا ایک ضروری اقدام ہے

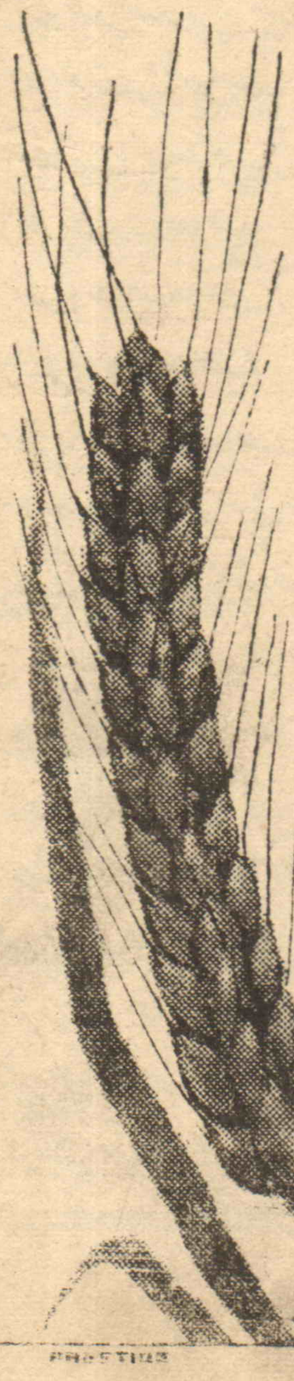

ایگرو فاس (ایس ایس پی کھاد)

زمین کے اندر نشوونما پانے والی ترکاریوں کے علاوہ گندم، چاول تمباکو، گنا، مکئی، کپاس اور پھل کی پیداوار بڑھاتی ہے۔
اس کا صحیح اور بروقت استعمال آپ کی آمدنی بھی بڑھائے گا اور ملک کو غذائی خود کفالت کی منزل تک بھی پہنچائے گا۔

لائلپور کیمیکلز اینڈ فرٹیلائزرز لمیٹڈ لائلپور۔ جڑانوالہ

WRID.C 74/2 76

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے

جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے مخلصین

نام	وعدہ	ادائیگی
جماعت احمدیہ لندن		
مکرم اے۔ اے۔ ڈین صاحب	۲۰۰ پونڈ	۲۰۰ پونڈ
" عبدالباسط صاحب مغل	۵۰ "	۵۰ "
مکرمہ مسز طلعت عبدالباسط صاحبہ	۵۰ "	
مکرم عبدالکریم چوہدری صاحب	۲۰۰ "	۱۰۰ "
" عبدالکریم خواجہ صاحب	۵۰ "	۱۰ "
" عبدالکریم مولوی صاحب	۲۰۰ "	۲۰ "
" عبدالغفار میاں صاحب	۱۰۰ "	۱۵ "
مکرمہ مسز امۃ الودود غفار صاحبہ	۵۰ "	
" مسز آمنہ منان مغل صاحبہ	۱۰۰ "	
مکرم عبدالعزیز ملک صاحب	۱۰۰ "	
" عبدالمنان چوہدری صاحب	۳۶ "	۱۲ "
" عبدالمنعم چوہدری صاحب	۳۶ "	۱۲ "
" عبدالمنان صاحب قریشی	۲۰۰ "	۱۲ "
" اے۔ رحیم صاحب آف مارشیس	۲۰۰ "	۵۰ "
" اے۔ رحیم انوار مرزا صاحب	۵۰ "	
" عبدالرحمان چوہدری صاحب	۲۰۰ "	۲۰۰ "
" عبدالرحمان ناصر صاحب	۱۰۰ "	
مکرمہ مسز عبدالرحمان ناصر صاحبہ	۵۰ "	۱۰ "
مکرم عبدالرشید صاحب (آرکیٹیکٹ)	۱۰۰ "	۵۰ "
" ایم عبدالرشید صاحب	۱۳۶ "	۱۱۶ "
" عبدالرشید صاحب قریشی	۱۰۰ "	
" ڈاکٹر عبدالحمید صاحب	۲۰۰ "	
" بیگم صاحبہ عبدالحمید صاحب	۲۰۰ "	
" عبدالوہاب میاں صاحب منجانب والد خود میاں عبدالرحمان صاحب	۱۰۰ "	
" شیخ عبدالسلام صاحب	۱۰۰ "	
" احمد منان مرزا صاحب	۲۰۰ "	۵۰ "
" آفتاب احمد صاحب	۲۰۰ "	۱۰۰ "
" احمد بشارت صاحب	۱۰۰ "	۱۰۰ "
" انصر احمد بیمر صاحب	۱۰۰ "	۳۰ "
" اسلم جاوید صاحب	۲۰۱ "	۱۰۰ "
مکرمہ مسز اسلم جاوید صاحب	۱۰۰ "	۵ "
مکرم اسلم جاوید صاحب منجانب والدین خود	۱۰۰ "	
" اکبری اسمٰعیل و ناصر صاحب	۵۰ "	۵۰ "
" ارشد ملک صاحب	۵۰ "	
" ایم۔ ایس۔ اشرف صاحب	۵۰ "	۱۰ "
" ایم۔ اطہر صاحب	۳۶ "	۹ "
" ارشد صاحب (جدہ) منجانب والدہ خود اور خوشدامن خود	۲۰۰ "	
" عبدالغنی صاحب	۱۰۰ "	
" بشیر احمد صاحب خواجہ	۲۰۰ "	۱۰۰ "
" بشیر حیات صاحب	۱۰۰ "	۱۰ "
مکرمہ مسز بشیر حیات صاحبہ	۱۰۰ "	
مکرم بشیر حیات صاحب منجانب بچگان خود	۱۰ پونڈ	۱۶ پونڈ
" بدر محی الدین صاحب	۵۰ "	
میسرز بھانو برادرز	۲۵۰ "	۷۲ "
مکرم بشیر احمد صاحب حبیب	۱۰۰ "	۱۰ "
" بی۔ اے۔ رفیق صاحب (امام مسجد لندن)	۳۶ "	۵ "
" منیر احمد خاں پسر بی۔ اے۔ رفیق صاحب	۳۶	
" ہدایت اللہ صاحب بنگوی	۱۰۰ "	
" سمیع اللہ صاحب "	۱۰۰ "	
" حمید اللہ صاحب "	۵ "	
" بلاغ الدین ملک صاحب	۱۰۰ "	
" دین محمد صاحب	۲۰۰ "	۲۰ پونڈ
" ڈاکٹر جی۔ ایس۔ ڈار صاحب	۵۰ "	۵۰ "
" ایم۔ الیاس نصیر صاحب	۲۰۰ "	۱۱۵ "
" غلام احمد صاحب چغتائی	۵۰ "	
" گلزار داؤد صاحب	۲۰۰ "	
مکرمہ گلزار مسعودہ صاحبہ	۲۵ "	
مکرم گلزار مشہود صاحب	۵۰ "	
" غلام حسین صاحب اختر	۵۰ "	۳ "
" گلزار منور صاحب	۵۰ "	
" حمید احمد صاحب	۵۰ "	
" حنیف الرحمان صاحب	۲۰۰ "	
" حمید احمد شیخ صاحب	۲۰۰ "	
" اعجاز احمد چوہدری صاحب	۲۰۰ "	۸-۱۰-۰ "
" اعجاز نصر اللہ خاں صاحب چوہدری	۲۰۰ "	۲۰۰ "
مکرمہ مسز منصورہ اعجاز صاحبہ چوہدری	۳۶ "	۴-۱۰-۰ "
مکرم اقبال احمد بٹ صاحب	۳۶ "	
" ابراہیم ایاز صاحب سنگاپوری	۵۰ "	۵۰ "
" افتخار احمد صاحب	۵۰ "	
" اعجاز احمد بٹ صاحب	۳۶ "	۲۰ "

یومِ دفاعِ پاکستان کے موقع پر

ربوہ میں باسکٹ بال کا نمائشی میچ

یومِ دفاعِ پاکستان کے موقع پر چھ ستمبر کو شام سوا پانچ بجے بعد نمازِ عصر بریگیڈیر شامی شہید اور اختر حسین ملک غازی کی ٹیموں کے درمیان باسکٹ بال کا ایک نمائشی میچ ہوگا۔ تمام کھلاڑیوں اور شائقین اور بزرگوں کی خدمت میں التماس ہے کہ تشریف لاکر میچ کی رونق کو بڑھائیں۔ میچ تعلیم الاسلام کالج کے کورٹس میں ہوگا۔

(آنریری سیکرٹری سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال ایسوسی ایشن)

روحانیت کے تین دن

یعنی

۱۶-۱۷-۱۸ اخاء (اکتوبر) تین دن سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

(سیکرٹری عمومی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵۴